تحفظ واستحکام مدارس کنونشن پشاور

مولانا عبدالقدوس محمدی

پشاور ڈویژن، مردان ڈویژن، خیبر ایجنسی اور مہمند ایجنسی کے اضلاع اور تحصیلوں کے مدارس کے ذمہ داران کا اجتماع پشاور صدر میں واقع درویش مسجد میں انعقاد پذیر ہوا۔ اجتماع میں صوبہ خیبر پختونخواہ کے اہم دینی اداروں کے ذمہ داران، ممتاز علمائے کرام اور مقتدر شخصیات نے شرکت کی۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختونخواہ کے ناظم مولانا حسین احمد اوران کے جملہ رفقاء نے اجتماع کی تیاریوں، علاقے کے دینی مدارس سے رابطوں اور سب کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے شبانہ روز محنت کی اور ایک خوبصورت جلسہ سجانے میں کامیابی حاصل کی۔ جامعہ امداد العلوم کے معاون مدیر مولانا سہیل، مولانا ہلال اور ادارے کی انتظامیہ نے حسن انتظام کی بہترین روایت قائم کی۔ پشاور اجتماع کے لیے حضرت صدرِ وفاق شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی بنفس نفیس تشریف آوری، مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی کے وجودِ مسعود، مولانا انوار الحق کی سرپرستی اور قائدِ وفاق، ترجمانِ اہل حق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کی خصوصی شرکت اور جامع ولولہ انگیز اور ایمان افروز خطاب نے اجتماع کو چار چاند لگا دیے۔ معروف روحانی شخصیت حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس خصوصی طور پر اسلام آباد سے تشریف لائے، وفاق المدارس کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری اور ہر دلعزیز رہنما مولانا قاضی عبدالرشید نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرما کر اجتماع کی رونق میں اضافہ کیا، ناظمِ دفتر وفاق مولانا عبدالمجید اپنے رفقاء سمیت شریک ہوئے۔ جامعہ امداد العلوم پشاور کے قاری محمد حسین صاحب نے پروگرام کے آغاز میں عربی زبان میں شرکاءِ اجتماع کا خیر مقدم کیا اور وفاق المدارس کے قائدین کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ چارسدہ سے وفاق المدارس کے مسؤل مفتی عبداللہ شاہ نے، مولانا مفتی مطہر شاہ صاحب مسؤل وفاق المدارس ضلع مردان، ضلع صوابی کے مسؤل اور ہمارے بھائی مفتی نصیر محمد خان نے مختصر الفاظ میں اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد حضرت صدرِ وفاق

اورحضرت ناظم اعلیٰ اجتماع گاہ میں تشریف لائے، حاضرین نے پرجوش انداز میں نعرے لگا کران کا استقبال کیا۔ بعد ازاں قائدین کے اہم بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ سابق ایم این اے اور وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن مولانا محمد قاسم صاحب مہتمم دارالعلوم اسلامیہ شیر گڑھ نے کہا ''وزیر اعظم، چیف آف آرمی اسٹاف اور وزیر داخلہ نے ہمارے اکابر کی کوششوں سے اس بات کا اظہار اور اعتراف کیا کہ دینی مدارس کسی قسم کی دہشتگردی میں ملوث نہیں اس لیے اب مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ بند ہو جانا چاہیے۔ انہوں نے وفاق المدارس کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے صدرِ وفاق اور ناظمِ اعلیٰ وفاق کی درازی عمر کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ مولانا محمد قاسم کے بیان کے دوران مولانا انوار الحق نائب صدر وفاق المدارس اور نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اور مولانا مفتی کفایت اللہ اجتماع گاہ میں تشریف لائے۔ وفاق المدارس کے سابق نائب صدر شیخ الحدیث مولانا حسن جان شہید کے صاحبزادے نے معزز مہمانانِ گرامی اور شرکاء اجتماع کے لیے خیر مقدمی کلمات پیش کیے۔ ان کے بعد حافظ داؤد فقیر صاحب نے جامعہ امداد العلوم کی طرف سے کلمات تشکر پیش کیے۔ اس کے بعد اجتماع کے منتظم اور وفاق المدارس کے ناظم مولانا حسین احمد نے وفاق المدارس کے قائدین کی جہدِ مسلسل اور اولوالعزمی کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور اکابر کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ مولانا مفتی کفایت اللہ نے اپنے ولولہ انگیز اور بے باک انداز میں کہا ''ہم نے دہشت گردی کے خلاف بہت واضح موقف اپنایا، خودکش حملوں کی مذمت کی، پشاور واقعہ پر دکھ اور غم کا اظہار کیا اور ہر معاملے میں پاکستان کے اداروں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا لیکن ہمیں ہمیشہ شک کی نگاہ سے دیکھا گیا، مدارس پر چھاپے مارے گئے، یہ سب نہیں ہونا چاہیے تھا، علماء وطلباء کو لاپتہ کرنے اور ظلم وجبر کا شکار کرنے کا سلسلہ روا نہیں رکھا جانا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ اکابر اس صورت حال سے نجات کے لیے ہمیں لائحہ عمل دیں''۔ اپنی گفتگو کے اختتام پر مفتی کفایت اللہ نے اتفاق واتحاد، اعتماد واحتیاط کی ضرورت پر مکرر انداز سے زور دیا۔ مولانا قاضی عبدالرشید ناظم وفاق المدارس پنجاب نے کہا ''پرویز مشرف جیسے آمر نے مدارس کے ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، جب وہ آیا تو مدارس کی تعداد کم تھی جب وہ گیا تو مدارس کی تعداد میں اضافہ ہو چکا تھا، مولانا قاضی عبدالرشید نے کہا مدارس امن کے گہوارے ہیں۔ انہوں نے اعداد وشمار کی روشنی مین بتایا کہ پنجاب کے 527 مدارس پر چھاپے مارے گئے لیکن کسی مدرسہ سے اسلحہ تو دور کی بات کوئی سوئی تک برآمد نہ ہوئی، ملک کے کئی وزرائے داخلہ نے مدارس کی امن پسندی کا اعلانیہ اظہار کیا لیکن اس کے باوجود مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ افسوس ناک ہے''۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ''ہر قیمت پر مدارس کی حریت اور خودمختاری کا تحفظ کیا جائے گا'' مولانا قاضی عبدالرشید صاحب نے اپنے خطاب کے آخر میں تمام شرکاء سے عہد لیا کہ ''وہ اپنے قائدین واکابر پر اعتماد کرتے ہوئے مدارس کا ہر صورت میں دفاع کریں گے'' تمام شرکاء نے فضا میں ہاتھ بلند کر کے دینی مدارس کی

پاسداری کے عزم کا اظہار کیا۔وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے رکن اور معروف روحانی شخصیت مولانا پیر عزیز الرحمان ہزاروی نے اجتماع کے شرکاء کو حوصلہ دیا کہ اہلِ حق پہ ہمیشہ سخت سے سخت حالات آتے رہے لیکن اللہ نے ہمیشہ ہمارے اکابر، اہلِ حق کی تمام جماعتوں اور اداروں کو سرخرو فرمایا''۔انہوں نے حضرت صدرِ وفاق کے پیغام کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ''اہل مدارس کو دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

جمعیت علمائے اسلام کے صوبائی صدر مولانا گل نصیب خان نے برصغیر کے نظامِ تعلیم کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہوئے کہا کے دینی مدارس ہمیشہ اہلِ باطل کا ہدف رہے۔مختلف حربے اور ہتھکنڈے اختیار کئے گئے لیکن اللہ نے اہل مدارس کو ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ رکھا''۔مولانا گل نصیب کے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کو دعوت خطاب دی گئی۔حاضرینِ مجلس نے کھڑے ہوکر مولانا جالندھری کا استقبال کیا۔مولانا محمد حنیف جالندھری نے مولانا حسین احمد ناظم صوبہ خیبر پختونخواہ اور معاون ناظم مولانا اصلاح الدین اور جملہ رفقاء کو حسنِ انتظام پر مبارک باد پیش کی،آپ نے شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کا پیرانہ سالی، جسمانی ضعف اور نقاہت کے باوجود اجتماع میں تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ حضرت کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم ودائم رکھیں۔آپ نے فرمایا کہ یہ اجتماع آپ حضرات سے روابط کو مستحکم کرنے،حکومت سے ہونے والے مذاکرات کی کارگزاری سنانے اور وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے فیصلوں کے حوالے سے چند ضروری گزارشات پیش کرنے کے لیے انعقاد پذیر ہورہے ہیں۔آپ نے اہل مدارس کے باہمی رابطوں کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا اور قرآن وسنت کی روشنی میں بتایا کے علمائے کرام آپس کے رابطوں کی ضرورت واہمیت اور اکابر سے ربط کتنا اہم ہے۔''

مولانا جالندھری نے پشاور کی مناسبت سے سانحہ پشاور کا تذکرہ کیا کہ وہ ملکی نہیں بین الاقوامی سانحہ تھا،اس کی ہر سطح پر مذمت کی گئی،وفاق المدارس کے قائدین نے مذمت کی، مدارس میں شہید ہونے والے بچوں کے لیے دعائیں کی گئیں لیکن اس سانحہ کی آڑ میں مدارس کا گھیرا تنگ کرنے کی جو کوشش کی گئی اس کی سخت مزاحمت کی گئی۔اس موقع پر مدارس کے بارے میں جو الزامات عائد کئے گئے تھے ہم نے انہیں زمینی حقائق کے منافی قرار دیا''۔مولانا جالندھری نے حکومت سے ہونے والے مذاکرات کی روداد سناتے ہوئے کہا''وفاقی وزیرداخلہ چودھری نثار علی خان کی صدارت میں اجلاس ہوا جس میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ ن،ایم کیو ایم،عوامی نیشنل پارٹی،تحریک انصاف اور جے یو آئی کے پارلیمانی رہنما موجود تھے۔اس اجلاس میں مدارس کے پانچوں نمائندہ وفاقوں کے ذمہ داران کے باہمی مشورے سے مدارس کا مقدمہ پیش کرنے کے لیے میرا انتخاب کیا گیا۔اس فورم پر مدارس پر دہشت گردی کا سب سے بنیادی الزام تھا۔ہم نے ان سے کہا کہ آپ کسی ایک مدرسہ کا نام لیں جو دہشت گردی میں ملوث

ہے ہم اس سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے لیکن وہ کسی ایک مدرسے کا نام نہیں لے سکے۔'' مولانا جالندھری نے بتایا کہ ''پرویز مشرف دور میں ایک حساس ادارے کے سربراہ سے جب دہشت گردی میں ملوث کسی ایک مدرسہ کی نشاندہی کرنے کا کہا گیا تو وہ کہنے لگے یہ تو ہمیں بھی معلوم نہیں کہ ایسے مدارس کون سے ہیں اگر آپ کے علم میں ہو تو ہمیں بھی بتادیجیے۔

دوسرا الزام ایم کیو ایم کی طرف سے یہ سامنے آیا کہ ''مدارس نو گوایریاز بنے ہوئے ہیں'' ہم نے کہا ''ہمارے مدارس کے دروازے ہر وقت کھلے ہوئے ہیں۔ مدارس کے ساتھ مساجد میں پانچ دفعہ لوگ آتے ہیں، مدارس نو گو ایریاز نہیں، نو گوایریاز تو آپ نے بنائے ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ ''مدارس کے بارے میں تأثر غلط ہے'' ہم نے کہا کہ تأثر تو آپ کا زیادہ خراب ہے۔ پھر ہم نے ان کے سامنے واضح کیا کہ نائن الیون کے بعد عالمی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کا تاثر جس طرح خراب کرنے کی کوشش کی گئی اسی طرح پاکستان میں داخلی سطح پر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مدارس کا تاثر خراب کرنے کی کوشش کی گئی۔ پھر ہم نے ہاؤس سے کہا کہ اگر مدارس کا پڑھا ہوا کوئی غلط کام کرے تو اسے مدارس کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے لیکن یونیورسٹیز اور دیگر اداروں کے پڑھے ہوئے لوگ جب کوئی غلط کام کرتے ہیں تو اس وقت مدارس پر الزام کیوں لگایا جاتا ہے اور مدارس کی بندش کی بات کیوں کی جاتی ہے؟''

7 ستمبر کے مذاکرات کے موقع پر مفتی محمد تقی عثمانی کے سوال کے جواب میں آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے کہا ''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی مدرسہ دہشت گردی میں ملوث نہیں۔ دوسری بات رجسٹریشن کے حوالے سے زیر بحث آئی اور اس پر یہ طے پایا کہ رجسٹریشن فارم اور رجسٹریشن کا طریقہ کار حکومت اور مدارس کے نمائندہ وفاقوں کے باہمی مشورے اور اعتماد سے تیار کیا جائے گا۔ اس پر تنظیماتِ مدارس اور وزارتِ داخلہ میں مذاکرات چل رہے ہیں جو فارم حتمی طور پر فائنل ہوگا اس پر پہلے حکومت چاروں صوبوں سے مشاورت کرے گی اور بعد میں ہم لوگ مشاورت کر کے کوئی بات فائنل کریں گے۔ ہم نے حکومت سے یہ بات تسلیم کروائی ہے کہ جو ادارے پہلے سے رجسٹرڈ ہیں ان کی رجسٹریشن کی ضرورت نہیں ہوگی اس لیے آپ پریشان نہ ہوں جو طریقہ کار طے ہوگا اس کے بارے میں نہ صرف یہ کہ آپ کو بتا دیا جائے گا بلکہ پوری پوری معاونت کی جائے گی۔''

مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاق المدارس کے قائدین نے دیرینہ عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے یہ طے کر رکھا کہ انشااللہ دینی مدارس کی حریت و آزادی پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے صدرِ وفاق شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے قائد بوڑھے ہوگئے ہیں، وہیل چیئر پر تو آ گئے لیکن مدارس کے نصاب میں سے کوئی ایک سطر اور کسی ایک حرف میں کوئی ترمیم یا تبدیلی نہیں کرنے دی اور مدارس

پر کوئی قدغن قبول نہیں کی گئی ۔یاد رکھیے! ہم جانیں تو دے دیں گے لیکن مدارس کی حریت وآزادی پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔آپ نے کہا ''جس طرح اس ملک کے جغرافیہ کے تحفظ کے لیے ایٹم بم بنانا ضروری ہے اسی طرح اس ملک کے نظریے کے تحفظ کے لیے آزاد مدرسہ بھی ضروری ہے''۔

مولانا جالندھری نے سابق وزیر داخلہ معین الدین حیدر کے ساتھ ہونے والے ایک مکالمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم مدارس میں حکومتی مداخلت کی روک تھام کی کوشش اس لئے کرتے ہیں کہ بھٹو کے دور میں جن اداروں پر حکومتی تسلط ہوا وہ ادارے تباہ ہو گئے ،جن مساجد کو کنٹرول میں لیا گیا حکومت سے ان کے بل تک ادا نہیں ہو پاتے ،جو حکمران پی آئی اے اور اسٹیل مل نہیں چلا سکے ،جو حکومت ایسے ادارے نہیں چلا سکتی وہ مدارس کیا چلائے گی؟''

مولانا جالندھری نے دینی مدارس کے مہتممین کو بتایا کہ ''مذاکرات میں تیسری بات کوائف فارمز کے حوالے سے ہوئی اور یہ طے پایا کہ باہمی مشاورت سے ایک کوائف نامہ تیار کیا جائے گا اس کی روشنی میں ہم سال میں ایک مرتبہ صرف وزارت تعلیم کو کوائف دیں گے باقی جس ادارے کو کوائف مطلوب ہوں وہ وہاں سے لے لے''۔

مولانا جالندھری نے کہا ''ہمارے مدارس کے بینک اکاؤنٹ کھولنے میں دشواری پیش آتی ہے ہم نے اسٹیٹ بینک کے ذمہ داران سے ملاقات کر کے یہ طے کیا کہ مدارس کے اکاؤنٹ کھولنے پر پابندی ختم کی جائے ،اسی طرح ہم مدارس کے فنڈز میں سے ود ہولڈنگ ٹیکس کے خاتمے کی کوشش کر رہے ہیں۔ہم آپ کا دفاع کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے''

مولانا جالندھری نے دینی مدارس کے ذمہ داران کو مستقبل کا لائحہ عمل دیتے ہوئے فرمایا۔مدارس کو چند امور کا بطور خاص اہتمام کرنا ہوگا

1۔مدارس کو مشکل حالات سے نکالنے کے لیے رجوع الی اللہ،توبہ واستغفار اور اوراد و وظائف کا اہتمام

2۔تقویٰ اور اتباع سنت

3۔اپنے اسلاف اور اکابر کے طرز کی اقتداء

یاد رکھیے! آج علماء واہل مدارس کو تجدد اور تشدد دونوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔تجدد اور تشدد سے خود بھی الگ رہیں اور دوسروں کو بھی الگ رکھیں۔ ہمارا کوئی بھی ادارہ اکابر کے طرز سے ہٹا تو ہم اس کو سمجھائیں گے لیکن اگر نظر ثانی نہ کی تو کم از کم وفاق سے الگ کریں گے۔

4۔اپنے نظامِ تعلیم اور معیارِ تعلیم کو بہتر اور بلند کرنے پر توجہ دیں اور اپنی تعلیم و تربیت کو عمدہ کریں ،اپنے نظم وضبط کو بہتر کریں ،اپنے دار الاقامہ کا نظام بہتر کریں اور موبائل فونوں پر نظر رکھیں ،اس کے استعمال کو محدود کریں اور

کیمرے والے موبائل کے استعمال کی قطعاً اجازت نہ دیں۔

5۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نظام کو مضبوط کریں۔حضرت بنوریؒ نے کہا ''وفاق ایک جسم ہے اس میں روح اہلِ مدارس نے ڈالی ہے۔وفاق اور مدارس دینیہ میں روح اور جسم کا رشتہ ہے۔آپ دین کے پہرے دار اور ہم آپ کے پہرے دار ہیں۔وفاق وہ چھت ہے جسکے نیچے سب مل بیٹھتے ہیں۔وفاق کا مشورہ 1957ء میں شروع ہوا اور 1959ء میں وفاق کی بنیاد رکھی گئی۔علامہ شمس الحق افغانیؒ چارسدہ سے تعلق رکھتے تھے، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا تعلق خیبر پختونخواہ سے ہے اس لیے آپ حضرات وفاق کو اپنا ادارہ سمجھ کر اس کی بہتری اور استحکام کے لیے کردار ادا کریں''۔مولانا محمد حنیف جالندھری نے فرمایا ''دنیا بھر میں مدارس ہیں لیکن وفاق نہیں، پاکستان میں مدارس بھی ہیں اور وفاق بھی ہے۔یاد رکھیں مدارس سے متعلق جتنے امور ہیں ان کا مدارس کی قیادت کو ادراک بھی ہے اور تدارک کی کوشش بھی ہو رہی ہے۔وفاق المدارس سب کو ساتھ لیکر چلتا ہے اور انشاء اللہ ساتھ لے کر چلے گا۔مختلف مزاج اور مختلف نظریات کے لوگوں کو ساتھ لیکر چلنا کوئی آسان بات نہیں ہم الحمد للہ ہر کسی کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں اور جب بھی مدارس کے بارے میں کسی قسم کی تجاویز آئیں گی باہمی مشاورت سے ان پر نظر ثانی کی جائے گی۔کوائف فارم کی جن شقوں کے حوالے سے تحفظات کا درست طریقے اور درست فورم پر اظہار کیا گیا ان شقوں پر نظر ثانی اور نرمی کر دی گئی ہے''۔مولانا محمد حنیف جالندھری نے ماہنامہ وفاق المدارس کے باقاعدگی سے مطالعہ کا اہتمام کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ماہنامہ وفاق المدارس میں وفاق المدارس کی پالیسیوں اور سرگرمیوں کی مکمل تفصیل ہوتی ہے اس لیے ماہنامہ وفاق المدارس کے مطالعہ کے معاملے میں ہرگز کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔

مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا ''وفاق المدارس نے جس طرح مدارس کو نصابِ تعلیم دیا اب وفاق المدارس دینی مدارس کو نظامِ تعلیم بھی دے گا۔مولانا حسین احمد، مولانا امداد اللہ اور مولانا رشید اشرف پر مشتمل کمیٹی اس پر کام کر رہی ہے، ہم سارا نظام پیش کریں گے، فاق المدارس تدریب المعلمین کا کام شروع کر رہا ہے، اساتذہ کرام کون سا فن کس انداز میں پڑھائیں؟ وفاق المدارس اکابر کے تجربات کی روشنی میں تدریب المعلمین کا نظام شروع کیا جائے گا۔تدریب المہتمین کے لیے بندوبست کیا جائے گا کہ مدرسہ کیسے چلانا ہے؟ اسکا انتظام وفاق کی طرف سے کیا جائے گا''۔

آخر میں مولانا محمد حنیف جالندھری نے علامہ شمس الحق افغانیؒ کے ایک خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ''اس وقت اسلام اور مغربیت کا مقابلہ ہے۔اس مقابلے اور کشمکش میں مغرب اپنی تہذیب اور کلچر کو مسلط کرنا چاہتا ہے لیکن

ہم نے اسلام کی آفاقی قدروں کو رواج دینا ہے، اسلامی تہذیب کی بقاء کی فکر کرنی ہے۔ فتح اور جیت ان شاء اللہ آپ کی ہوگی کیونکہ آپ کے پاس سچ ہے، آپ حق پر ہیں۔ ہم ہر بحران کا مقابلہ برہان سے کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ان شاء اللہ ہم جیتیں گے...... مدرسہ جیتے گا...... مدرسہ تھا، ہے اور رہے گا...... مدارس کا دفاع ہم کریں گے اور قانون نہ خود توڑیں گے نہ کسی اور کو توڑنے دیں گے...... ہم وطن عزیز سے محبت رکھتے ہیں...... یہ ہمارے اکابر کا دیس ہے ہمارے اکابرؒ نے اس کا جھنڈا لہرایا ہے اور حضرت مدنیؒ نے اسے مسجد قرار دیا ہے۔ ہم پاکستان اور مدارس دونوں کے چوکیدار ہیں اور ہم ان کا بھرپور دفاع کریں گے۔

مولانا محمد حنیف جالندھری کے بعد مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی نے اپنے اختتامی کلمات میں کہا کہ ''اس وقت اہلِ باطل کا ٹارگٹ پاکستان، پاکستان کا ایٹم بم، پاکستانی فوج، پاکستان کا دوقومی نظریہ، ہمارے علماء اور طلباء اور مدارس ہیں۔ ان اہداف کو حاصل کرنے کے لیے وہ دہشت گردی پیدا کرتے ہیں، جہاد ایک مقدس عمل ہے اس کی حدود اور شرائط ہیں اگر ان کا لحاظ نہ رکھا جائے تو وہ دہشت گردی بن جاتا ہے۔ مدارس کے خلاف جو ہو رہا ہے وہ ہوتا رہے گا لیکن کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہم نے اگر اپنا کچھ بگاڑا تو خود بگاڑیں گے اگر علم ہوگا عمل نہیں ہوگا...... دین پڑھایا جائے گا سکھایا نہیں جائے گا...... حساب کتاب میں کمزوری آئے گی تو ہم اس کے ذمہ دار ہوں گے اس لیے تقوی کا راستہ اختیار کرنا چاہیے...... طلبہ کا اہل اللہ سے اصلاحی تعلق قائم کروایا جائے...... مدارس کی حفاظت کے لیے ہمارا اللہ سے تعلق گہرا ہو اور اکابر علمائے دیوبند کی مکمل پیروی کی جائے انکے حالات کو تازہ کیا جائے۔''

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے دعائیہ کلمات میں کہا ''اللہ تعالی ہمیں مدارس کے ظاہر و باطن کی اصلاح کی توفیق عطاء فرمائے...... ہمیں علم ظاہری کے ساتھ فقہ باطن بھی حاصل کرنا ہے...... اللہ تعالی ہمارے مدارس کو مدرسہ کے ساتھ ساتھ خانقاہ بھی بنائے...... آمین''

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام پشاور میں منعقدہ اس اجتماع کی سب سے اہم اور خاص بات صدر وفاق شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کی اول تا آخر اجتماع میں موجودگی تھی۔ آپ کی تشریف آوری نے خیبر پختونخواہ کے مدارس کے ذمہ داران کو حوصلہ دیا۔ شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نے علماء اہل حق کو اجازت حدیث بھی مرحمت فرمائی۔

☆☆☆